## سوال

(90) قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُخ ہونا یا اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا کیسا ہے؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اہل علم کے اس مسئلہ میں کئی اقوال ہیں۔ کچھ تو اس طرف گئے ہیں کہ گھروں کے علاوہ عام مقامات پر قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پشت کر کے بیٹھنا حرام ہے۔ اوران کی دلیل حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پیشاب پاخانے کے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پشت، لیکن مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرلیا کرو۔'' [1]

چنانچہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جب ہم علاقہ شام میں آئے تو ہم نے پایا کہ بیت الخلا کعبہ کی جانب کو بنے ہوئے تھے، تو ہم ان میں گھوم کر بیٹھتے تھے، اور اللہ سے استغفار کرتے تھے۔ ( صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب قبلة اهل المدینة واهل الشام والمشرق، حدیث: 493۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الاستطابة، حدیث: 462۔) ان حضرات نے اس حکم کو گھروں کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی محمول کیا ہے۔

2۔ دوسرا قول یہ ہے کہ گھروں کے اندر۔۔ قبلہ کی طرف منہ کرلینا یا پشت کرلینا جائز ہے۔ ان حضرات کی دلیل جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے ''کہتے ہیں کہ میں ایک دن (اپنی ہمشیر) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شام کی طرف منہ کیے، کعبہ کی طرف پشت کیے قضائے حاجت کر رہے تھے۔'' ( صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب التبرز فی البیوت، حدیث: 148۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الاستطابة، حدیث: 266۔)

3۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ گھروں کے اندر یا باہر فضا میں کہیں بھی قبلہ کی طرف نہ منہ کرنا جائز ہے اور نہ پیٹھ کرنا۔ ان کا استدلال بھی حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جو اوپر ذکر ہوئی ہے۔ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے کئی جواب دیئے ہیں، مثلا:

(ا) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نہی سے پہلے کے حال پر محمول ہے۔

(ب) انہی کا پہلو راجح اور غالب ہے، کیونکہ نہی اصل جواز سے ناقل ہے اور جو حکم اصل جواز سے ناقل ہو وہ راجح ہوتا ہے۔

(ج) جناب ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کےلیے فرمان ہے، اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ کا ذاتی فعل ہے۔ اور نا ممکن ہے کہ آپ کے قول اور فعل میں کوئی تعارض ہو۔ کیونکہ فعل میں خصوصیت کا احتمال ہوتا ہے، اور نسیاں کا احتمال بھی ہے، یا کوئی اور عذر بھی ہو سکتا ہے وغیرہ۔ بہر حال میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ:

قضائے حاجت کےلیے عام کھلی جگہوں پر قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پٹھ کرنا دونوں حرام ہیں، اور گھروں کے اندر بنے ہوئے بیت الخلا میں پٹھ کر لینا جائز ہے نہ کہ منہ کر لینا۔ کیونکہ رخ کرنے کے متعلق احادیث محفوظ ہیں، ان میں کوئی تخصیص نہیں، اور پشت کرنے کی نہی کی احادیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے ساتھ مخصوص ہیں۔ نیز پشت کر لینے کا عمل منہ کرنے کی نسبت کسی قدر ہلکا بھی ہے۔ لہذا، واللہ اعلم، آدمی گھروں کے اندر ہو تو اس میں کچھ تخفیف ہے۔ افضل بہر حال یہی ہے کہ حتی الامکان پشت بھی نہ کرے۔ [3][2]۔

جواب: اس حالت میں قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز نہیں ہے، آدمی خواہ جنگل اور صحرا میں ہو یا گھر یا تعمیر شدہ بیت الخلا میں۔ بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث میں آیا ہے، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم قضائے حاجت کےلیے آؤ تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرو نہ پٹھ، بلکہ مشرق و مغرب کی طرف رخ کیا کرو۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں، ان کا بیان ہے کہ جب ہم علاقہ میں شام میں آئے تو ہم نے ایسے بیت الخلا دیکھے جو کعبہ کے رُخ پہ بنے ہوئے تھے، چنانچہ ہم ان میں اپنا پہلو بدل کر بیٹھتے تھے اور اللہ سے استغفار کرتے تھے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب قبلۃ اھل المدینۃ واھل الشام والمشرق، حدیث: 394۔ و صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الاستطابۃ، حدیث: 264۔) چونکہ راوی حدیث صحابی نے اس حکم کو عام سمجھا ہے تو اسی لیے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ سے استغفار کیا کرتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ کچھ استنباطی دلائل بھی ہیں جو اس قول کو تقویت دیتے ہیں، مثلاً وہ احادیث جن میں ایک مسلم کو قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسجد میں قبلہ کی جانب تھوک رہا ہے تو آپ نے اُسے اس سے منع فرمایا۔ [4]

---

[1] مشرق یا مغرب کا حکم ان لوگوں کےلیے ہے جن کےلیے قبلہ جنوب کی طرف بنتا ہے یا شمال کی طرف۔ اور جن لوگوں کےلیے قبلہ مغرب یا مشرق میں بنتا ہے انہیں شمال یا جنوب کی طرف منہ کرنا ہو گا۔ (مترجم)

[2] ماؤں اور چھوٹے بچوں کی نگہداشت پر مامور خواتین پر لازم ہے کہ اپنے ان بچوں کو بھی قبلہ رُخ بیٹھنے یا بٹھلانے سے احتیاط کیا کریں بچے تو یقیناً غیر مکلف ہوتے ہیں مگر ان کے بڑے ان امور کے یقیناً ذمہ دار ہیں۔ واللہ اعلم (ع۔ف۔س)

[3] اس مسئلہ میں اس سے آگے محدث البانی رحمۃ اللہ کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں یہ ہے کہ صحرا اور گھروں ہر جگہ منہ کرنے یا پشت کرنے سے بچنا چاہئے اور یہ ہی راجح ہے (ع۔ف۔س)

[4] فضیلۃ الشیخ کے بیان کردہ الفاظ کے بجائے جن الفاظ کی روایات مجھے ملی ہیں، وہ حسب ذیل ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر تھوک دیکھا تو اسے کھرچ دیا اور بعد میں صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''تم میں سے کوئی جب نماز پڑھے تو اپنے سامنے کی جانب نہ تھوکے۔۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''اور نہ دائیں طرف تھوکے'' اگر تھوکنا ہو تو اپنی بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوک لے۔'' دیکھیے (صحیح بخاری، ابواب المساجد، باب حک البزاق بالید، حدیث: 398، 400۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب النھی عن البصاق فی المسجد، حدیث: 547 و سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی کراھیۃ البزاق فی المسجد، حدیث: 48)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

**صفحہ نمبر 143**

**محدث فتویٰ**